محبت کے نام پر زہر

محمد طاہر سلطان کھوکھر

آج نہیں تو کل اس راز سے ضرور پردہ اٹھے گا کہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کو نیویارک امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے واقعہ میں صہیونی اور صلیبی طاقتیں ملوث تھیں جب کہ مسلمانوں کو ایک منظّم سازش کے تحت اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ تا کہ پوری دنیا میں سیلاب کی طرح تیزی سے پھیلتے ہوئے دین اسلام کے آگے بند باندھا جاسکے۔ اس سے پہلے ۱۹۹۴ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کے مشہور یہودی پروفیسر سموئیل ہن ٹنگٹن نے اپنی شہرہ آفاق کتاب " The Clash of Civilization and Remaking of New World Order" میں مغرب کو اس بات پر بے حد مشتعل کیا کہ اگر اسلام ختم نہ کیا گیا تو آئندہ مستقبل میں یہ پورے یورپ میں چھا جائے گا۔ اس نے اپنی کتاب میں اسلام اور مسلمانوں کو ایک مستقل خطرہ اور ہوّا بنا کر پیش کیا۔ اس کے بعد اس موضوع پر بے شمار کتب، مضامین اور تھنک ٹینکس کی رپورٹس منظر عام پر آئیں جنھوں نے مغرب کے ہر شخص کو اسلام سے تصادم کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا۔ الیکٹرانک میڈیا نے ڈراموں، فلموں، مباحثوں اور نام نہاد خبروں کے ذریعے ایک خاص ماحول پیدا کیا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ نائن الیون کا واقعہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے خلاف ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے۔ اس واقعہ کے بعد امریکہ نے جہاں اسلام کے خلاف بے پناہ معاندانہ اقدامات کیے' وہاں ان کے تھنک ٹینکس نے ایک جامع رپورٹ تیار کرنے کے بعد امریکی حکومت کو تجویز دی کہ مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقہ کو ہر قسم کی مراعات کا لالچ دے کر ترقی پسند اور روشن خیالی کی آڑ میں سیکولر بنایا جائے۔ خاص طور پر ''مکالمہ بین المذاہب'' کے نام پر ذہنی برین واشنگ کے ذریعے انھیں اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ تمام بڑے مذاہب (عیسائیت، یہودیت، ہندومت وغیرہ) ایک ہی ہیں۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ جولائی ۱۹۹۸ء میں سٹینفورڈ یونیورسٹی (کیلی فورنیا) امریکہ میں سات روزہ ''اتحاد بین الادیان کانفرنس'' منعقد ہوئی تھی۔ جس میں دنیا بھر سے تقریب ۳۰۰ کے قریب خواتین و مرد شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے روح رواں ولیم سوئنگ تھے جو کیلی فورنیا کے بشپ ہیں۔ بشپ کے بقول انھوں نے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو انھیں تلقین کر رہے تھے کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو قریب لاؤ تا کہ وہ مستقبل میں امن و آشتی اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم عمل ہوں۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد' بشپ ولیم سوئنگ نے ۱۹۹۸ء میں اقوام متحدہ کی طرز پر ''ادیان متحدہ'' (یونائیٹڈ ریلیجنز) کے نام سے تحریک کا آغاز کیا جس کی پہلی کانفرنس اسی سال سان فرانسسکو میں منعقد ہوئی۔ اقوام متحدہ کا قیام بھی یہیں عمل میں آیا تھا۔ اتحادِ ادیان کی کانفرنس ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ بشپ ولیم سوئنگ چند سال پیشتر لاہور تشریف لائے تو ان کی ملاقات کئی مذہبی اور سیاسی رہنماؤں سے ہوئی۔ قادیانیت کے بعد اس دوسری خود کاشتہ تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے

دنیا کی مختلف شخصیات کام کررہی ہیں۔جن میں برطانیہ کے پرنس چارلس،ان کے والد ڈیوک آف ایڈنبرا،اردن کے پرنس حسن ،انڈیا کے متنازعہ مصنف وحیدالدین خان،آسٹریلیا کے بشپ،رومن کیتھولک سمیت امریکہ اوراسرائیل کے یہودیوں کی نمایاں شخصیات شامل ہیں۔اس تحریک میں مختلف مذاہب اوران کے فرقوں کوشامل کیا جارہا ہے۔یہاں تک کہ بہائی،پارسی،سکھ ،ہندو،قادیانی اور بدھ مت کے پیروکار بھی!یہ تحریک نیوورلڈآرڈرکاایک حصہ ہے جس کا واحد مقصد اسلام کوروکنا ہے جو دیارِ مغرب میں ایک بہت بڑی قوت بن کر پھیل رہا ہے۔پاکستان میں یہ باطل تحریک کامیاب بنانے کے لیے کئی ایک شخصیات کاانتخاب کیا گیا۔جن میں جاوید غامدی سرفہرست ہیں۔امریکی تھنک ٹینکس اور بشپ ولیم سوئنگ کی مشترکہ کوششوں کے نتیجہ میں چندسال قبل ''مسلم مسیحی ڈائیلاگ فورم'' کے نام سےایک تنظیم قائم کی گئی جس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ آئندہ قرآن مجیداور انجیل اکٹھی کتابی صورت میں شائع کی جائیں گی۔''تحریک وحدت ادیان'' کی سرگرمیاں اب بھی جاری وساری ہیں۔

حال ہی میں ڈاکٹرنعیم مشتاق کی کتاب ''اسلام،مسیحیت اور مکالمہ محبت'' شائع ہوئی ہے جواس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔مصنف اکتوبر۲۰۰۴ءاورجون ۲۰۰۵ء میں چرچ کی دعوت پرامریکہ جاچکے ہیں۔جہاں انھوں نے کئی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت کی۔وہاں سے واپسی پرانھوں نے مذکورہ کتاب شائع کی جس سے قارئین کو یہ سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی کہ اس کتاب کے ڈانڈے کہاں جاملتے ہیں؟مصنف اپنے دل میں عیسائیت کے لیے بے پناہ نرم گوشہ رکھتے ہیں۔وہ عیسائیت پرہونے والی تنقید کو برداشت نہیں کرتے۔وہ اسے ایک سچااورالہامی مذہب سمجھتے ہیں۔پادریوں کے''کردار''اوران کے''کارناموں''پرایک لفظ بھی سننا گوارانہیں کرتے بلکہ آپے سے باہر ہوکرمخالف کو بےنقط سناتے ہیں۔اس کے برعکس وہ بھارت کے متنازعہ مصنف وحیدالدین خاں اورجاوید غامدی کی تقلید کرتے ہوئےہمیں قرآن وانجیل کی روشنی میں رواداری اور عدم برداشت کادرس دیتے ہیں۔انھوں نے اپنی کتاب میں یہاں تک جسارت کی ہے کہ عیسائیت پروارد ہونے والے اعتراضات کے جواب میں لکھا ہے کہ ایسی خامیاں تو اسلام میں بھی ہیں۔پھرعیسائیت پرتنقید کیسی؟(نعوذباللہ)ڈاکٹرنعیم مشتاق صاحب کومعلوم ہونا چاہیے کہ قرآن اورانجیل میں زمین وآسمان کافرق ہے۔قرآن اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب ہے جب کہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چندحواریوں کی خودلکھی ہوئی کتاب ہے۔قرآن مجید قیامت تک ہرقسم کی تحریف سے محفوظ ہے جب کہ انجیل میں آئے دن ترمیم واضافہ ہوتا رہتا ہے۔دنیا بھرمیں فروخت ہونے والے انجیل کے کئی نسخوں پرآج بھی Revised Edition لکھا ہوا ہوتا ہے۔میں قارئین کی دلچسپی کے لیے یہاں بائیبل کے بےشمار ایسے فقرے درج کرنا چاہتا تھا جنھیں آپ کسی محفل میں سن سکتے ہیں،نہ پڑھ سکتے ہیں،لیکن صفحات کی کمی کے پیش نظر میں یہاں پرصرف چندفقروں کے حوالہ جات لکھنے کی جسارت کرنا چاہتا ہوں۔کیاڈاکٹرنعیم صاحب''مکالمہ محبت''کے نام سےان فقرات کو باآواز بلند کسی محفل میں سناسکتے ہیں۔

(۱)　کتاب پیدائش باب ۹ فقرہ نمبر ۲۰ تا ۲۹ (حضرت نوح علیہ السلام کی توہین)

(۲)　کتاب پیدائش باب ۱۲ فقرہ نمبر ۱ تا ۵،۱۱ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین)

(۳)　کتاب پیدائش باب ۱۹ فقرہ نمبر ۳۰ تا ۳۸ (حضرت لوط علیہ السلام کی توہین)

(۴)　کتاب پیدائش باب ۲۹ فقرہ نمبر ۱۵ تا ۳۵ (حضرت یعقوب علیہ السلام کی توہین)

(۵)　سموئیل ۲ باب ۱۱ فقرہ نمبر ۱ تا ۲۷ (حضرت داؤدعلیہ السلام کی توہین)

(۶)　غزل الغزلات باب ۷ فقرہ نمبر ۱ تا ۹ (حضرت سلیمان علیہ السلام کی توہین)

(۷)　سلاطین ۱ باب ۱ فقرہ نمبر ۴ (حضرت داؤد علیہ السلام کی توہین)

(۸)　سلاطین ۱ باب ۱۱ فقرہ نمبر ۱ تا ۸ (حضرت سلیمان علیہ السلام کی توہین)

بھارت کے وحیدالدین خاں اور پاکستان کے جاوید غامدی کی موجودگی میں ڈاکٹر نعیم مشتاق صاحب کے نئے اضافہ سے ہمیں کوئی پریشانی نہیں کیوں کہ خود ساختہ دانشوروں کی ہزار ہا کوششوں کے باوجود امتِ مسلمہ نے حق کے ساتھ باطل کی آمیزش کو تاریخ کے کسی بھی دور میں کبھی برداشت نہیں کیا۔ حیرانگی اس بات پر ہے کہ جس ادارہ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے، کیا اس کے منتظمین نے اس کتاب کو شائع کرنے سے پہلے پڑھا بھی تھا؟ اور اگر پڑھا تھا تو یقیناً وہ اس کے مندرجات سے متفق اور مخلص ہوں گے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان کا ''مکالمہ محبت'' عیسائیت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ان مسالک کے ساتھ بھی ہوگا جنھیں وہ پون صدی تک تقریر و تحریر کے ذریعے نہ جانے کیا کیا زہرناک خطاب دیتے آرہے ہیں:

؎　لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جملہ ماتحت مجالس احرار متوجہ ہوں

مارچ ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں پہلی تحریک مقدس ختم نبوت برپا ہوئی جس میں تمام مکاتبِ فکر نے یک جان ہو کر احرار کی میزبانی میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا۔ جماعت ہر سال مارچ کے شہداء کی یاد میں جگہ جگہ اجتماعات منعقد کرتی ہے۔ تاکہ یہ مسئلہ زندہ رہے۔ امسال جماعت کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ چیچہ وطنی ۲۱ ر فروری ۲۰۰۸ء میں فیصلہ کیا ہے کہ مارچ اور اپریل میں مرکزی اور بڑے اجتماعات کے علاوہ مزید ممکن حد تک جگہ جگہ شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی یاد میں اجتماعات/اجلاس منعقد کیے جائیں۔ اجتماعاتِ نمازِ جمعۃ المبارک میں شہداء کے مشن کا تذکرہ عام کیا جائے اور قادیانی ریشہ دوانیوں سے عوام وخواص کو آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ تمام مجالس احرارِ اسلام ہر ممکن حد تک اس کا اہتمام فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ تمام مکاتبِ فکر کے حضرات کو ایسے اجتماعات میں مدعو اور شامل کیا جائے۔ اور دیگر حضرات اور جماعتوں کو اس کی ترغیب بھی دی جائے۔ امید ہے کہ تمام ماتحت مجالس اپنی ذمہ داریوں کا احساس فرمائیں گے۔

مجلس احرارِ اسلام کی نومنتخب مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۷ ر اپریل بروز پیر دفتر احرار لاہور میں منعقد ہوگا۔

(نوٹ) ایسے اجتماعات کی کارروائی اخبارات کو جاری کرنے کا اہتمام کیا جائے اور ایک کاپی ''نقیب ختم نبوت'' کو براہِ راست ارسال کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

الداعی
پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان
۲۶ ر فروری ۲۰۰۸ء